البقرۃ : 236

لَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِیْضَةً ۚ وَّ مَتِّعُوْهُنَّ

(تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم عورتوں کو طلاق دے دو جبکہ تم نے انھیں ہاتھ نہ لگایا ہو اور نہ ان کے لیے کچھ مہر مقرر کیا ہو اور انھیں کچھ مال و متاع دے دو۔)

فَرَضَ عَلٰی ← کسی چیز کو واجب اور ضروری قرار دینا۔ فَرَضَ لَ ← کوئی چیز متعین اور مقرر کرنا۔

ایسی عورتیں جن سے ہمبستری نہ ہوئی ہو ان کو طلاق دینے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ قرآن میں ہمبستری (Sexual intercourse) کے لیے واضح طور پر جماع کا لفظ نہیں آیا ہے۔ کہیں چھونے (مَسّ) یا لَمْس یا مُبَاشَرہ [بَاشِرُوْهُنَّ / تُبَاشِرُوْهُنَّ یعنی چمڑی سے چمڑی کو لگانا] الفاظ کنایتًا جماع کے لیے استعمال ہوئے ہیں۔ بحرحال۔

نکاح تو ہوا لیکن رخصتی نہیں ہوئی۔ میاں بیوی خلوت میں نہیں ملے اور مہر بھی مقرر نہیں ہوا تھا اور طلاق ہو گئی۔ اس سے پتہ چلا کہ بغیر رخصتی کے طلاق ہو سکتی ہے اور بغیر مہر متعین کئے نکاح ہو سکتا ہے۔ بعض اوقات لڑکے والے کہتے ہیں کہ یہ تو ہمارے گھر کی بات ہے، ہم بعد میں مہر مقرر کرتے ہیں خاص تر کوئی قریبی رشتے دار ہو تو اسطرح سے لوگ کرتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں کرنا چاہیے لیکن کبھی اسطرح ہو جائے تو اسکا کیا حل ہے یہ یہاں بتایا جا رہا ہے۔ پہلے دور میں لوگ اپنے بچوں کی بچپن میں شادی کرا دیتے تھے۔ لڑکا بڑا ہونے پر اس لڑکی کو اگر پسند نہیں کر رہا ہے اور مہر بھی مقرر نہیں کئے تھے۔ تو اسطرح کا بھی اگر معاملہ ہو یا کسی اور وجہ سے اسطرح کا معاملہ ہو رہا ہے تو پھر اسکا حل کیا ہے؟

یہاں بتایا گیا کہ اگر مہر طے نہیں ہوا تھا اور رخصتی بھی نہیں ہوئی پھر بھی اُسے کچھ مال و متاع دو۔ کیونکہ وہ اس مرد سے منسوب ہو گئی تھی۔ اسلیے اسے "مہر مثل" دے گا۔ یعنی اس خاندان کی لڑکیوں کو جتنا مہر دیا جاتا ہے اتنا دینا ہوگا۔ جیسے اس لڑکی کی بہنوں یا اسکے Cousins (چچا زاد، پھوپھی زاد بہنوں) کو کتنا ملا تھا اسکے مطابق طے ہوگا۔ اور وہ مہر عورت کو دیا جائیگا۔ اسکا باپ یا بھائی وغیرہ اس سے نہ لے۔ کیونکہ مَتِّعُوْهُنَّ (ان عورتوں کو کچھ متاع دے دو) کہا گیا۔

مہر کے حوالے سے تین طرح کے نکاح :-

1- مہر متعین ہوا	مہر اتنا ہی دیگا جو طے ہوا
2- مہر متعین نہیں کیا لیکن دینے والا ہے	مہر مِثْل دیگا
3- آدمی نے شرط رکھی کہ میں مہر نہیں دوں گا	یہ نکاح جائز نہیں

(النساء: 24 اور الاحزاب: 50)

اگر کوئی شخص یہ شرط رکھے کہ میں بغیر مہر کے شادی کروں گا تو اس کا نکاح نہیں ہوگا کیونکہ مہر دینا واجب ہے۔ النساء : 24 میں بتایا گیا کہ نکاح اس صورت میں حلال ہوگا جب تم اپنا مال (مہر) دے کر رشتہ تلاش کرو۔ اور اگر عورت کہتی ہے کہ مجھے مہر کی ضرورت نہیں تو یہ پھر ہبہ ہوگا۔ ہبہ صرف آپ ﷺ کے لیے جائز تھا یعنی بغیر مہر دیئے آپ ﷺ کو نکاح کی اجازت دی گئی تھی۔ الاحزاب : 50 .... کوئی مومن عورت اگر اپنا آپ نبی ﷺ کو ہبہ کر دے یہ اس صورت میں کہ خود نبی ﷺ بھی اس سے نکاح کرنا چاہے [وہ عورتیں بھی حلال ہیں]۔ یہ [اجازت] صرف آپ [نبی ﷺ] کے لیے ہے۔ دوسرے مومنوں کے لیے نہیں ہے...

عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ

(وسعت والے آدمی [مالدار] پر اسکے حیثیت کے مطابق ہے اور تنگ دست [غریب] پر اسکے حیثیت کے مطابق)

اگر کسی عورت کا نکاح ہوا لیکن رخصتی ہونے سے پہلے طلاق ہو گئی اور مہر بھی مقرر نہیں تھا تو انکو کچھ نہ کچھ سامان دے دو کیونکہ اسے تکلیف ہوئی ہے۔ وہ اس شخص کی طرف منسوب کی گئی تھی۔ تو اب اسے مہر مثل دو۔

لیکن کبھی یہ ہوتا ہے کہ بہن یا پھوپھی وغیرہ کی بڑے امیر گھرانے میں شادی ہو گئی اور اس عورت کا شوہر اتنا مالدار نہیں ہے۔ وہ اتنا نہیں دے سکتا تو عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وسعت والے پر اسکے وسعت کے مطابق وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ اور تنگ دست اسکے انداز کے مطابق دے۔ یعنی صرف عورت کی حیثیت ہی نہیں دیکھی جائیگی بلکہ مرد کی بھی حیثیت دیکھی جائیگی۔ جسکے پاس زیادہ ہے وہ زیادہ دے اور جسکے پاس کم ہے وہ کم دے۔

مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ

(فائدہ پہنچانا ہے معروف طریقے سے)

جو بھی سوسائٹی کا عرف ہے اس حساب سے دے۔ باہمی سمجھ (Mutual understanding) سے کچھ دے دے۔ اگر غریب کچھ بھی نہیں دے سکتا تو کم از کم ایک کپڑے کا جوڑا ہی دے دے۔ اور دیتے وقت بھلے طریقے سے دے۔ مار پٹائی کرکے نہیں، گالی گلوچ کرکے نہیں، دھکے دے کر نہیں۔ بلکہ رخصتی بھی ایسی ہو جیسے کسی مہمان کو رخصت کرتے ہو۔ آج کتنے لوگ ہیں جو اسطرح کا عمل کرتے ہو! آج اچھے دیندار، تہجد گذار بھی اس پر عمل نہیں کرتے۔ بعض اوقات جھوٹ بول کر اس عورت کے پاس سے مقدمہ کرکے کچھ لے لیتے ہیں۔

حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِیْنَ

([یہ] نیکی کرنے والوں پر واجب ہے)

اسلیے علماء کہتے ہیں کہ ایسی عورتیں جن کو طلاق رخصتی سے پہلے دی گئی ہو اور اسکا مہر بھی متعین نہیں تھا انکو کچھ نہ کچھ متاع (متعۂ طلاق) دینا واجب ہے۔ کیونکہ اس آیت میں ہی تاکیدی حکم ہے۔ جیسے مَتِّعُوْهُنَّ (انہیں کچھ نہ کچھ متاع دے دو) یہ امر کا صیغہ ہے جو وجوب پر دلالت کرتا ہے۔ اسکے علاوہ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ (وسعت والے آدمی پر اسکی حیثیت کے مطابق اور تنگ دست پر اسکی حیثیت کے مطابق) یہاں عَلٰی کا صیغہ بھی وجوب پر دلالت کرتا ہے۔ اور تیسری بات حَقًّا (واجب ہے)۔ حق کا مطلب ہی "واجب ہونا" ہے۔ یعنی تین باتیں جو یہاں آئی ہے اسکی وجہ سے عورتوں کو کچھ نہ کچھ دینا واجب ہے:

1- فعلِ امر ← مَتِّعُوْهُنَّ
2- عَلٰی کا صیغہ ← عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ
3- حَقًّا لفظ ← حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِیْنَ